نقد و نظر

حصولِ پاکستان

مصنف : پروفیسر احمد سعید

ناشر : ایجوکیشنل ایمپوریم۔ لاہور

ملنے کا پتہ : نیو کریسینٹ پبلشرز۔ اردو بازار۔ لاہور۔

صفحات : ۳۶۸ قیمت : پندرہ روپے

پروفیسر احمد سعید (ایم اے او کالج لاہور) حلقہ اہل قلم کی جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ ان کی زیرِ تبصرہ تصنیف "حصولِ پاکستان" اپنے موضوع میں ایک عمدہ کتاب ہے۔ یہ اس سلسلے کے اہم اور بنیادی عنواتات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اس میں وہ تمام مواد بہتر ترتیب اور اچھے انداز سے جمع کر دیا گیا ہے، جو حصولِ پاکستان کے لیے معاون و ممد ثابت ہوا۔ انیسویں اور بیسویں صدی میں سرزمینِ پاک و ہند میں جو تعلیمی ادارے معرضِ وجود میں آئے اور جو بڑی شخصیتیں میدانِ عمل و حرکت میں نمایاں ہو کر ابھریں اور پھر جن سیاسی تحریکوں نے جن حالات میں جنم لیا اور ان سے جو نتائج پیدا ہوئے، ان سب کے بارے میں ضروری معلومات صفحاتِ کتاب میں درج کر دیے گئے ہیں۔ اسلوبِ تحریر دلچسپ ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے ملک کے گزشتہ دور کے دینی اور سیاسی حالات نکھر کر سامنے آجاتے ہیں اور حصولِ پاکستان کی جدوجہد کا نقشہ واضح ہو جاتا ہے۔ مشتملاتِ کتاب سے اس امر کی بالخصوص وضاحت ہو جاتی ہے کہ پاکستان کے حصول کا اصل مقصد کیا تھا اور وہ کون عوامل تھے جو اس ملک کے قیام پر منتج ہوئے۔ پھر کن حضرات نے اس کے حصول کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا اور کن کن مشکلات کا مقابلہ کر کے اس تحریک کو آگے بڑھایا، جو بالآخر اس عظیم خطۂ ارض کو حاصل کرنے کا باعث بنی جو آج صفحۂ عالم پر پاکستان کے نام سے ظہور پذیر ہے۔ ہم اپنے معزز قارئین

سے اس کے مطالعہ کی سفارش کرتے ہیں۔

شامِ صحرا

از: حمید جالندھری

ملنے کا پتہ: مکتبۂ کارواں۔ کچہری روڈ۔ لاہور

کتابت، طباعت، کاغذ، جلد، سرورق، دیدہ زیب۔ صفحات ۲۶۸، قیمت بارہ روپے

چودھری عبدالحمید یوں تو اہلِ علم میں بہت معروف ہیں، لیکن یہ کم لوگوں کو معلوم تھا کہ وہ درحقیقت حمید جالندھری ہیں اور اس دَور کے بہترین شاعر ہیں۔ اب "شامِ صحرا" کے نام سے ان کا مجموعہ کلام شائع ہوا تو پتہ چلا کہ وہ شعر و شاعری کا کتنا پاکیزہ اور عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔ یہ شعر ان ہی کا ہے۔ اور اندازہ کیجیے، کتنا اچھا شعر ہے:

سینے میں رازِ عشق چھپایا نہ جائے گا
یہ آگ وہ ہے جس کو دبایا نہ جائے گا

ایک جگہ کہتے ہیں:

آکے وہ مجھ خستہ جاں پر یوں کرم فرما گیا
کوئی دم بیٹھا دلِ ناشاد کو بہلا گیا
کون لا سکتا ہے تاب اس کے رخِ پُرنور کی
جس طرف سے ہو کے گزرا برق سی لہرا گیا

اس مجموعۂ کلام پر ملک کے مشہور اہلِ قلم میرزا ادیب نے ایک معلومات افزا مقدمہ سپردِ قلم کیا ہے، جس کے آخر میں وہ لکھتے ہیں:

"شامِ صحرا کے متعلق کم سے کم بات جو کہی جا سکتی ہے، وہ یہ ہے کہ یہ "شامِ صحرا" اپنے افکار کی ضیا افروزی کے لحاظ سے ایک ایسی صبحِ درخشاں کا روپ دکھا رہی ہے، جس کا دامن جلوہ ہائے رنگا رنگ سے لبریز ہے اور میں بڑی مسرت سے اس کا خیر مقدم کرتا ہوں"

امید ہے اہلِ ذوق، شامِ صحرا کے مطالعہ سے اپنے لیے مزید سامانِ ذوق فراہم کریں گے۔

(م۔ا۔ب)